OPEN ACCESS
SUJRIS
﴾ Swat University Journal of Religious & Islamic Studies ﴿
ISSN: 2959-5509
www.sujris.uswat.edu.pk

SUJRIS
Vol.:4, Issue: 1, Jan - March 2026 PP: 31-40

ضلع باجوڑ میں مختلف تنازعات کے حل کے لیے قائم کمیٹیوں کا تعارف اور کردار ایک تحقیقی جائزہ

An Analytical Study of the Introduction and Role of Committees Established for the Resolution of Various Disputes in District Bajaur

Azmatullah
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, AWKUM
Email: azmatullah197900@gmail.com

Dr. Muhamad Zubair
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, AWKUM
Email: Zubair@awkum.edu.pk

Abstract

This research study, titled "Reformative Committees in District Bajaur", examines the role and working methods of different local committees that contribute to dispute resolution and social reform in District Bajaur. The study focuses on three major types of committees that actively serve the public by resolving conflicts through peaceful and community-based mechanisms. The first type is the Dispute Resolution Council (DRC), which works under the supervision of the local administration and police. These committees help settle civil, family, financial, and social disputes through dialogue and reconciliation, reducing the burden on formal courts and providing quick justice to the people. The second type includes committees functioning at the police station level under the supervision of SHOs and local notable personalities. These committees consist of respected elders and social figures who assist in solving local disputes through mutual understanding and traditional methods. Their purpose is to maintain peace, prevent unnecessary litigation, and strengthen social harmony within the community. The third type is the committees of religious scholars, which play an important role in resolving religious and social issues according to the teachings of the Qur'an and Sunnah. People approach these scholars for solutions to matters related to inheritance, land disputes, debts, family conflicts, and other social problems. In difficult and complex cases, scholars consult one another collectively to provide fair and accepted decisions. This research highlights the role, structure, methods, and effectiveness of these committees and explains how they help people resolve disputes without lengthy court procedures. The study also aims to show how many individuals have benefited from these committees and how these systems contribute to peace, justice, and social stability in District Bajaur.

CC BY

موضوع کا تعارف، ضرورت اور اہمیت:

پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے جس میں مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔آئینی طور پر تمام انسانوں کو برابر حقوق حاصل ہیں۔بحثیت مجموعی طور پر پاکستانی قوم بیشتر بنیادی حقوق سے محروم چلے آرہے ہیں۔جس کے وجہ سے ہمارے ملک کے بیشتر واکثر افراد اور ادارے ایک دوسرے سے پریشان اور مشکلات کے شکار ہیں۔جسکی وجہ سے تنازعات جنم لے رہے ہیں۔ان تنازعات کے حل کے لیے محکمہ عدل وانصاف کا موجودہ نظام مزید مضبوط کرنے کی ضرورت ہیں۔اس لیے اس صورت حال کو مدنظر رکھ کر ایک ایسی تحریک چلانے کی ضرورت ہے جس کے ذریعے تنازعات اور مقدمات کے شکار افراد اپنی مدد آپ کے تحت تھانہ کچہری اور معزز عدالتوں سے باہر اپنی تنازعات ختم کریں۔ان تنازعات کے خاتمہ کے لئے ضلع باجوڑ میں تین قسم کی کمیٹیاں کام کرتی ہیں،ڈی آر سی جو حکومت کے تحت بغیر کسی معاوضہ عوام کے مسائل حل کرتے ہیں۔تھانہ کے سطح پر عوام کے بااثر لوگوں کے ذریعے بعض مسائل حل کرواتے ہیں۔علاقہ میں بزرگ علماء کرام کے ذریعے عوام اپنے مسائل صلح مصالحت سے حل کرواتے ہیں۔۔یہی وجہ ہے کہ اگر دو مسلمانوں میں اختلاف ہو جائے تو ان کے درمیان صلح کروانے کا حکم قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں کئی مقامات پر دیا گیا ہے صلح ومصالحت بھی بیان کیے گئے ہیں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ" (1)

ترجمہ "مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔تو اپنے بھائیوں میں صلح کرادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ"(2)

ترجمہ "اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑپڑیں تو تم ان میں صلح کرادو پھر اگران میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے پھر اگر وہ رجوع لائے تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کروادو اور عدل کرو، بیشک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح کے متعلق ارشاد فرمایا:"سب سے افضل صدقہ روٹھے ہوئے لوگوں میں صلح کرادینا ہے۔(3)

ڈی آر سی کمیٹی کی تاسیس اور تعارف:

ڈی آر سی کمیٹی ایک عوامی اور غیر رسمی تنازعاتی حل کا ایک ادارہ ہے جو خیبر پختونخواہ پولیس کے تحت کام کرتا ہے۔یہ کمیٹی ضلع باجوڑ میں جولائی 2023 کو کم خرچ اور پرامن انصاف فراہم کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں، تاکہ چھوٹے اور درمیانی قسم کے تنازعات کو عدالتوں تک جانے کہ بجائے باہمی مصالحت کے ساتھ حل ہوسکیں۔ضلع باجوڑ میں ڈی آر سی کمیٹی کا قیام پولیس اصلاحات کے تحت عمل میں آیا۔اس کا بنیادی مقصد جرگہ سسٹم ،قبائلی روایات اور جدید قانونی تقاضوں کے درمیان ایک متوازن راستہ اختیار کرنا اور امن وامان قائم ہو۔(4)

کمیٹی کی ساخت:(Structure of the committee)

1۔قبائلی عمائدین

قبائلی عمائدین سے مراد وہ معتبر شخصیات ہیں جو قبیلے کی نمائندگی کرتی ہیں اور سماجی قبائلی تنازعات میں فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔

2۔ معتبر سماجی شخصیات

معتبر سماجی شخصیات جو معاشرے میں اچھی طرح شہرت، اعتماد اور اخلاقی وقار رکھتے ہیں۔

3۔ علماء کرام

اس سے مراد وہ علماء کرام ہیں جو صلح مصالحت کے مسائل میں مہارت اور دلچسپی رکھتے ہوں۔

4۔ ریٹائرڈ سرکاری افسران

اس سے مراد وہ آفیسرز ہیں جو گفت وشنید میں مہارت رکھتے ہو یہ ہر محکمہ سے ہو سکتے ہیں۔

5۔ پولیس کے طرف سے نامزد فوکل پرسن (غیر فیصلہ ساز کردار میں) کمیٹی کے اراکین کا انتخاب غیر جانبدارانہ، دیانت داری، اور سماجی قبولیت کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔(5)

6۔DRC ممبرشپ مستقل نہیں ہوگی جب بھی چیئرمین یا فریقین اس پر اعتراض کرے تو ان کو برطرف کیا جاسکتا ہے۔

7۔DRC میں کم از کم ایک فی میل ضروری ہوتی ہے زیادہ ہو تو بہتر ہے لیکن ضلع باجوڑ کی ڈی آر سی میں فی میل کی رکنیت نہیں ہے۔

ڈی آر سی کا کردار: ڈی آر سی جس نوعیت کے مسائل حل کر لیتی ہیں وہ درجہ ذیل ہیں۔

1۔ خاندانی تنازعات (ازدواجی جھگڑے، وراثت کے مسائل

2۔ زمین اور جائیداد کے تنازعات

3، معمولی مالی جھگڑے

4۔ سنگین فوجداری مسائل جیسے قتل، دہشت گردی، سنگین جرائم کو حل نہیں کرتے

5۔ طلاق کے مسائل؛ طلاق سے پہلے صلح کی کوشش کی جاتی ہیں۔

6۔ مالی لین دین کے تنازعات حل کرتے ہیں۔

7۔ مزدوری یا اجرت کے معاملات، راستے یا پانی کے استعمال پر تنازعات، معمولی فوجداری نوعیت کے معاملات کا حل شامل ہیں۔(6)

تنازعات کا فیصلہ کرنے کے لیے ڈی آر سی کا طریقہ کار

اس کے لیے جو ضابطہ درکار ہوتا ہے اس کی تفصیل اس طرح ہے

1۔ فریقین ڈی آر سی میں تحریری درخواست جمع کراتے ہیں۔ اس میں ثبوت تحریری شکل میں ہوتا ہے

2۔ کمیٹی دونوں فریقین کو ڈی آر سی دفتر کو طلب کرتے ہیں۔

3 قرآن اور سنت، مقامی روایات اور قانون کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے درمیان مصالحت کرائی جاتی ہیں۔

5۔ دونون فریقین عدالت یا پولیس میں اپنا فیصلہ نہ لے جانے کا حلف کرتے ہیں۔ جہاں تک قانون اجازت دے۔

6۔ دونوں فریقین آپس میں رضامندی سے فیصلے پر دستخط کرتے ہیں۔

7۔ تنازعہ کی نوعیت کا پتہ لگایا جاتا ہے۔

8۔ مدعی سے اپنے دعویٰ پر گواہ طلب کے جاتے ہیں تاکہ تنازعہ کی حقیت واضح ہو جائے۔

9۔ گواہ پیش کرتے ہیں تاکہ حقیقت واضح ہو جائے۔(7)

10۔ مخالف فریق سے تحریری زبانی جواب دعویٰ یا دونوں بھی ضرورت ہو کو حقائق تک پہنچنے کے لیے ضرور سنتے ہیں اور ملاحظہ کرتے ہیں۔

11۔ سوچ سمجھ کر انصاف کرتے ہیں اور تحریری فیصلے کے الفاظ کو غور اور اطمینان کے ساتھ پڑھ کر دستخط کرتے ہیں۔

12۔ عام افراد جس کا کوئی کیس نہ ہو ان کے داخلہ پر پابندی ہوتی ہے تاکہ شفاف اور رازداری میں مسئلہ حل ہو۔

13۔ فریقن کے طرف سے کسی قسم رشوت سفارش یا تحفے تحائف کی قبولیت قطعاً ممنوع ہے۔

14۔ کسی بھی فیصلے میں طاقت استعمال کی بجائے فریقین کو ذہنی طور پر تنازعہ کے حل اور صلح کے لئے آمادہ کرنا ضروری ہے۔(8)

علماء کمیٹی کا تعارف:

ضلع باجوڑ میں علماءِ کرام کی اصلاحی اور شرعی خدمات کے حوالے سے ایک اہم کمیٹی کام کر رہی ہے، جو عوام کے دینی، معاشرتی اور خاندانی مسائل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں حل کرتی ہے۔ اس کمیٹی میں سرفہرست مولانا ضیاء الرحمان کوثری صاحب ہیں، جن کا تعارف آئندہ تفصیل سے پیش کیا جائے گا، تاہم یہاں مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

مولانا ضیاء الرحمان کوثری صاحب پہلے سکول میں تدریسی خدمات انجام دے چکے ہیں اور ساتھ ہی دینی تعلیم و اصلاح کا سلسلہ بھی جاری رکھتے ہیں۔ لوگ ان کے پاس انفرادی طور پر بھی اپنے شرعی اور اصلاحی مسائل لے کر آتے ہیں، جبکہ اجتماعی طور پر بھی مختلف دیہات کے لوگ ان سے رجوع کرتے ہیں۔ خصوصاً میراث کے مسائل میں انہیں خاص مہارت حاصل ہے، اسی وجہ سے علاقے میں اگر وراثت یا جائیداد کا کوئی پیچیدہ مسئلہ پیش آئے تو لوگ زیادہ تر انہی سے رجوع کرتے ہیں۔ وہ قرآن و حدیث کی روشنی میں مسائل کا حل پیش کرتے ہیں اور فریقین کے درمیان صلح و اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔

اسی طرح مولانا جاوید اقبال صاحب، جو قذافی کے ایک بڑے مدرسے کے مہتمم ہیں اور قضاوت بھی پڑھاتے ہیں، عوام میں نہایت متقی اور بااعتماد عالم دین کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ لوگ ان کے پاس اجتماعی اور انفرادی نوعیت کے دینی و معاشرتی مسائل لے کر آتے ہیں، جنہیں وہ اصلاحی انداز میں حل کرتے ہیں۔ کبھی کبھار کوئی مسئلہ زیادہ پیچیدہ ہو تو مولانا جاوید اقبال صاحب، مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب، مولانا رحمانی صاحب اور دیگر علماءِ کرام باہمی مشاورت سے اس کا حل نکالتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے علمی رہنمائی بھی لیتے ہیں تاکہ مسئلے کا متفقہ اور مضبوط حل سامنے آئے اور لوگوں کے درمیان اختلافات ختم ہو جائیں۔ اس طرح یہ علماء عوام کو بار بار مختلف جگہوں پر جانے کی ضرورت سے بچاتے ہیں اور ایک مشترکہ دینی و اصلاحی پلیٹ فارم کے ذریعے مسائل حل کرتے ہیں۔

مندرجہ ذیل نوعیت کے فیصلے حل کرتے ہیں۔

یہ کمیٹی میراث، زمین و جائیداد، قرض، شفعہ اور دیگر سماجی و خاندانی تنازعات کے حل میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے، اور علاقے کے لوگ ان کی خدمات پر اعتماد کرتے ہیں۔

مولانا ضیاء الرحمٰن باجوڑی کوثری معروف بصاحب حق کا تعارف

مولانا کا تعلق ضلع باجوڑ کی تحصیل خار سے ہے آپ کا تاریخ پیدائش 1364ھ یکم محرم الحرام ہے۔ابتدائی تعلیم اپنے استاد محترم مولانا عبدالحق بن مولانا بلند غری افغانی (جو کہ مفتی کفایت اللہ دہلوی مہتمم مدرسہ امینہ کے شاگردوں میں حاصل کیا۔صرف ونحو، فقہ و نظم فارسی، عربی خوشخطی، شافیہ، کافیہ، بوستان اور کنزاخیر خواجہ صاحب سے پڑھی۔اس سال عیدالفطر سے عیدالاضحیٰ تک دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں اپنے چچازاد بھائی عبداللہ مرحوم کے ساتھ اقامت کی۔اسی دوران کچھ درسی کتب وہاں پڑھیں۔لیکن یہاں بندہ بیمار ہوا جس کی وجہ سے واپس اپنے گھر آئے۔گھر میں اپنے والد صاحب مولانا عبدالباقی سے شرح جامی کے کچھ حصہ اور مختصر المعانی اور حماسہ کے کچھ حصہ اور السبع المعلقہ اور ہدایہ تا نکاح پڑھا۔آپ کے والد صاحب بہت فصیح اللسان تھے۔علم طب میں بھی ماہر تھے۔مولانا محمد صادق شاگو چینہ گی واڑہ ماموند سابق ممبر قومی اسمبلی بھی مولانا ضیاء الرحمٰن کے ہمدرس تھے۔مولانا صاحب مینگورہ سوات میں دارالعلوم حقانیہ سیدو شریف میں تعلیم کے سلسلے میں وقت گذارا۔یہاں پر مولانا رحیم اللہ صاحب کوہستانی سے علم منطق کا علم حاصل کیا۔1947ء میں دورہ حدیث کی فراغت جامعہ بنوریہ نیو ٹاؤن کراچی گورو بندر مدرسہ سے ہوئی۔فراغت کے بعد اپنے گاؤں کوثر میں تحصیل خار ضلع باجوڑ میں دینی علوم کے بہت محنت اور جذبہ کے ساتھ درس دیا۔اس مرحلہ کے بعد نوسال تک کپڑے کی تجارت کی۔افغانستان سے کپڑا منگواتا اور یہاں پر فروخت کرتا۔لیکن یہ مشغلہ درس وتدریس کے مقابلے میں ہیچ تھا۔افغانستان کے حالت صدر داؤد کے دور میں خراب ہوگئی تو عاجز کے تجارت پر بھی اثر پڑھ گئی اس لیے تجارت کا مشغلہ چھوڑ کر دوبارہ درس وتدریس میں شروع ہوئے۔اس کے بعد پورا تینتیس سال سرکاری سکول میں عربی ٹیچر رہے۔دوران سروس بھی دینی علوم کا درس جاری رکھا اور تا حیات جاری رہے گا۔(9)

شرعی اور اصلاحی فیصلوں کا حل کرنے کا طریقہ کار

موصوف نے درس تدریس کے ساتھ شرعی اور اصلاحی فیصلوں میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔موصوف کہتے ہیں کہ ان جرگوں نے میرا زیادہ وقت لیا ہے۔لوگوں کے درمیان صلح مصالحت اور شریعت کرنے کا طریقہ کار کچھ اس طرح ہوتا ہے"(10)

1۔مدعی اور مدعی علیہ تعین کرنا تاکہ واضح ہو جائے کہ مدعی اور مدعی علیہ کون ہے تاکہ اشتباہ اور پوشیدگی واقع نہ ہو۔

2۔مدعی کے دعوی کے حقیقت معلوم کرنا کہ زائد المعاد طور پر تو نہیں۔

3۔یہ معلوم کرنا کہ مدعی علیہ منکر ہے یا مقر ہے۔

4۔یہ معلوم کرنا کہ مدعی کے ساتھ گواہ ہے یا نہیں۔

5۔یہ معلوم کرنا کہ گواہ کے شان کیا ہیں قابل قبول ہے یا نہیں۔

6۔دعوی قابل سماع ہیں فقہاء کرام کے نزدیک یا قابل قبول نہیں ہیں۔

7۔سب سے پہلے فریقین کے درمیان صلح کی کوشش کی جاتی ہیں اگر صلح ہو جائے تو بہتر ہیں ورنہ شرعی فیصلہ کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔(11)

9۔شرعی فیصلہ سنانے کے لیے ہم کچھ وقت دیتے ہیں۔

چند مشہور علماء کے رائے سے اس مسئلے کا حل نکالتے ہیں اس پر علماء سے باقاعدہ دسخط لیتے ہیں تاکہ فیصلہ اور بھی مظبوط

ہو جائے۔جب یہ تسلی ہو جائے تو قرآن، سنت اور فقہ کے قواعد کے روشنی میں ان کو فیصلہ سناتے ہیں۔ہمارے مسلمان بھائی اول تو شرعی طور پر مسئلہ حل کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے جب آمادہ ہو جاتے ہیں تو فیصلہ سنے کے بعد اکثر مانتے نہیں۔کچھ خوش قسمت لوگ تسلیم کرتے ہیں۔فیصلہ سنے کے بعد دونوں فریقین کو فیصلہ کے ایک ایک کاپی دیتے ہیں تاکہ آئندہ میں ثبوت ہوں۔شریعت کرنے میں ہم زیادہ تر جن کتابوں سے استفادہ کرتے ہیں وہ فتاوٰی شامی، فتاوٰی عالمگیری، فتاوٰی قاضی خان، شرح المجلہ للباز، فتاوٰی کاملیہ ہیں۔ان کتب کے علاوہ بھی کارآمد ہوتے ہیں۔(12)

صلح مصالحت کی صورت میں درجہ ذیل قسم کے فیصلے حل کی جاتے ہیں۔

قتل مع تمام اقسام، زنا، زخم، چوری، اور تہمت کی صورت میں دیکھا جاتا ہے کہ فریقین کے مابین صلح کر کے جارح فریق کو درجہ ذیل باتوں کا پابند بنایا جاتا ہے:

1۔ قتل خطا کی صورت میں صلح کر کے قاتل کو بغیر کسی عوض کے معاف کروانا

2۔"بدل" کی صورت میں صرف ایک دوسرے کو معاف کرانا

3۔ قتل کی صورت میں دیت کے نام پر اولیاء مقتول کو رقم دے راضی کرنا

4۔ قتل اور زنا میں جلاوطنی کا فیصلہ کرنا

5۔ تہمت زدہ لڑکی اور تہمت زدہ لڑکے کے درمیان نکاح کرانا تاکہ دشمنی کا سبب نہ بنے

6۔زخم کی حالت میں زخمی کرنے والے کا زخمی فریق کو مرہم پٹی کرانا، ڈاکٹر کی فیس اور دوسرے اخراجات ادا کرنا

7۔زخمی کرنے کی صورت میں جارح سے اسلحہ لے کر مجروح فریق کو دیا جائے گا

8۔عزت اور گالی گلوچ، تہمت، چوری کی صلح میں زیادتی کرنے والے کو مالی جرمانہ کیا جائے گا

9۔چوری کی صورت میں چور کو مسروقہ مال واپس کرنے کا پابند کرنا

10۔قرآن کریم پر ہاتھ رکھ کر آئندہ کے لیے تنازعہ نہ کرنے کا قسم اٹھانا

11۔تمام مذکورہ صورتوں میں مظلوم فریق سے معافی مانگنا

12۔اسی طرح مجروح اور مظلوم فریق اور ان کے متعلقین کے لیے صلح کے موقع پر کھانے کا انتظام کرنا

اس طرح مقدمات کو حل کرنے کے لیے مذکورہ فیصلوں میں سے ایک یا کئی فیصلے نافذ کئے جاتے ہیں۔اس کے لیے اراکین فیصلہ فریقین کی رضامندی سے ایک دن متعین کر کے اس دن کو مسجد یا کسی ثالث کے حجرے میں بلوایا جاتا ہے۔فریقین کی وصولی اور خوش کرنے کے لیے اراکین فیصلہ پہلے سے اسی جگہ پر موجود ہوتے ہیں۔سب سے پہلے فریقین کو بٹھا کر اس کے بعد تلاوت قرآن پاک ہوتی ہے۔پھر اراکین میں سے ایک ہوشیار آدمی کھڑا ہو کر وہ فیصلہ سناتا ہے جس پر گزشتہ طریقہ کار اور اصول کے مطابق اراکین متفق ہو چکے ہیں۔بعد میں فریقین کو آپس میں ملا کر صلح کیا جاتا ہے اور یہ عملی طور پر بغل گیر ہوتے ہیں۔(13)

مفتی و قاضی ابوالحسان جاوید اقبال رکن کمیٹی کا تعارف

نام ونسب و قومیت: ابوالحسان جاوید اقبال بن سید اللہ خان بن دین محمد، قوم ماندل، علاقہ اتمان خیل، سواتی خیل باجوڑ۔

تاریخ پیدائش:

آپ 1965ء میں ضلع مردان کے گاؤں گنجی، تقبائی کے ایک غریب مگر دیندار خاندان میں پیدا ہوئے۔ دو سال کی عمر میں اپنے آبائی علاقے باجوڑ منتقل ہوئے اور گاؤں کھنڈور میں سکونت اختیار کی، جو بعد میں سعید آباد کے نام سے مشہور ہوا۔(14)

ابتدائی تعلیم:

ابتدائی تعلیم مقامی قذافی سکول میں چوتھی جماعت تک حاصل کی۔ والد محترم کی وفات کے بعد اپنے بھائی شہزادہ صاحب اور امیر زادہ کے ساتھ کراچی منتقل ہوا۔ بچپن ہی میں گاؤں میں مولوی سردار صاحب سے حدیث، بہیۃ المصلی، خلاصہ کیدانی اور صرف بھائی وغیرہ کی ابتدائی تعلیم حاصل کرچکے تھے۔(15)

دینی تعلیم کا آغاز:

کراچی پہنچ کر باقاعدہ دینی تعلیم شروع کی۔ بڑے بھائی شہزادہ صاحب دینی تعلیم کے بہت شوقین تھے۔ انہوں نے آپ اور آپ کے بھائیوں فرحاد اور محبت کو مدرسہ میں داخل کرایا۔ آپ نے حفظ قرآن ابتدائی درسیات، صرف و نحو، منطق، اصول وغیرہ مختلف اساتذہ سے پڑھی۔

آپ نے متعدد جید علماء سے استفادہ کیا، جن میں نمایاں یہ حضرات ہیں:

مولانا محی الدین صاحب، مولانا عبدالحد صاحب، مولانا غلام رسول صاحب، مولانا عبداللہ صاحب، مولانا جلال صاحب، مولانا شیخ حمید صاحب، مولانا ابراہیم رضوی صاحب، مولانا سلطان صاحب، مولانا محمد صدیق صاحب، مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب، مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب، مولانا افتخار صاحب، مولانا غلام محمود صاحب، شیخ القرآن مولانا محمد طیب صاحب، شیخ القرآن مولانا دستور السلام صاحب وغیرہ۔(16)

تعلیمی میدان میں بہت سخت تکالیف برداشت کی ہیں۔ اپنے ہاتھ سے مزدوری کی، ضرورت کے وقت اجرات پر کام کرتے تھے۔ اور اس رقم سے داخلہ فیس اور کتابیں خریدتے تھے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ داخلہ فیس کے لیے مزدوری کرنا پڑھی۔

تدریس اور خدمات:

تدریس، افتاء، اصلاحی فیصلے، قضاء، اور عوامی رہنمائی میں مشغول ہوگئے۔ آج ایک جامعہ آپ کے زیر انتظام چل رہی ہے، طلبہ کو قضاء اور فقہ کی تعلیم دی جاتی ہے، عوام کے شرعی و معاشرتی مسائل حل کیے جاتے ہیں۔

فیصلوں کا طریقۂ کار:

آپ کے ہاں مسائل حل کرنے کا اصول یہ ہے: پہلے فریقین کی مکمل بات سنی جاتی ہے

پھر علاقے کے بڑے علماء سے مشورہ کیا جاتا ہے۔

اگر معاملہ اصلاحی ہو تو اصلاحی انداز اپنایا جاتا ہے۔

اگر شرعی مسئلہ ہو تو دلائل کے ساتھ شرعی فیصلہ لکھا جاتا ہے۔

فیصلے پر علماء کے دستخط بھی لیے جاتے ہیں۔(17)

نمایاں خصوصیات:

شدید غربت کے باوجود علم سے محبت، کتابوں سے غیر معمولی شغف، اساتذہ کا ادب، مسلسل مطالعہ، عوامی اصلاح کا جذبہ، قضاء وافتاء میں احتیاط، مشاورت کے ساتھ فیصلے کرنا، صلح مصالحت کے ذریعے فیصلے کرنا آپ کی دینی خدمات میں شامل ہیں۔

ضلع باجوڑ میں پولیس سٹیشنز کا تعارف

ضلع باجوڑ خیبر پختونخواہ کا ایک قبائلی پس منظر رکھنے والا علاقہ ہے۔امن امان وامان اور جرائم کی روک تام اور عوام کو تحفظ دینے کے لیے یہاں پولیس کا نظام چند پولیس سٹیشنوں پر مشتمل ہیں۔یہ تمام تھانے ضلع باجوڑ پولیس باجوڑ کے تحت کام کرتے ہیں۔ضلع باجوڑ میں کل دس پولیس سٹیشن ہیں۔یہ ضلع کے مختلف تحصیلوں میں عوامی تحفظ قانون نافذ کرنےاور جرائم کے خلاف کاروائی کے لیے ذمہ دار ہیں۔ہر سال بے شمار مسائل حل کرتے ہیں۔جن کا گننا مشکل ہے۔(18)

ضلع باجوڑ میں پولیس تھانوں کا کردار اور طریقہ کار

1۔امن وامان قائم رکھنا، قبائلی اور خاندانی تنازعات کو شدت اختیات کرنے سے پہلے روکنا، 144 دفعہ اور دیگر حفاظتی احکامات پر عملدارآمد کرنا۔

2۔جرائم کی روک تھام اور تفتیش کرنا، ایف آئی آر کا اندراج کرنا، جرائم کی تفتیش Investigation کرنا، ملزمان کو گرفتار کرنا، چالان کی تیاری اور عدالت میں پیش کرنا

3۔مصالحتی کردار: روایتی قبائلی نظام کو مد نظر رکھتے ہوئے فریقین کے درمیان صلح صفائی کرنا۔خاندانی، جھگڑوں، ین دین اور اس طرح معمولی قسم کے تنازعات کا حل نکالا جاتا ہیں۔ڈی آر سی کے ذریعے تنازعات خاپرامن حل نکالنا

4۔عوامی خدمات اور رہنمائی: شہریوں کے شکایات سننے جاتے ہیں۔گمشدہ افراد یا اشیاء کی رپورٹ لیا جاتا ہے۔عوام کو قانونی رہنمائی بتایا جاتا ہے۔

5۔دہشت گردی اور حساس معاملات میں کردار: مشتبہ افراد پر نظر رکھنا، مصالحت کرنا، عدالتی عمل کی تکمیل

6۔عوام اور پولیس کے درمیان تعلق: عوام کے تعاون کے بغیر مسائل کا حل کرنا ممکن نہیں۔(19)

مصالحت کا طریقہ کار

کمیٹیوں کی تشکیل: تھانے کے سطح پر عوامی کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں۔جس میں مقامی مشران اور معزز شہری شامل ہوتے ہیں۔اس پولیس کا نمائندہ SHO یا اور کوئی افسر لیا جاتا ہے۔یہ کمیٹیاں تھانہ افسر کی نگرانی میں کام کرتی ہیں۔تاکہ قانونی دائرہ بھی برقرار رہے۔اس کا طریقہ اس طرح ہے کہ شہری تھانہ آکر پولیس کی طرف سے کمیٹی کو اپنا مسئلہ پیش کرتا ہے، تھانہ افیسر مسئلے کی نوعیت معلوم کرتا ہے۔اگر مسئلہ آسان ہو تو وہی پر حل کرلیتے ہیں۔اور اگر مسئلہ مشکل ہو تو عدالت کے حوالہ کرتے ہیں۔اسی طرح فریقین کو طلب کیا جاتا، طلب کرنے کے بعد دونوں کے بات سنتے ہیں۔مسئلہ میں گواہوں کی تصدیق کی جاتی ہیں جو کہ مسئلہ میں نمایا کردار ادا کرتے ہیں۔پھر کمیٹی مذاکرات کے ذریعے حل تلاش کرتے ہیں۔معاشرتی اور مذہبی روایات کا لحاظ کرتے ہوئے صلح کراتے ہیں۔فریقین کے دسخط کے ساتھ صلح نامہ تیار کیا جاہے۔جب صلح فریقین کو سنایا جائے تو صلح نامہ سے ایک ایک کافی نکال کر ہر ایک ممبر اپنے ساتھ ریکارڈ میں رکھتے ہیں۔تھانے والوں کے پاس کمیٹی ممبرز کے فون نمبر ہوتے ہیں

جو ضرورت کے وقت ان کو کال کر کے بلاتے ہیں۔ (20)

کمیٹی کے ذریعے مسائل حل کرنے کے فوائد

1۔اس کے ذریعے چھوٹے مسائل کا فوری حل نکالا جاتا ہے۔اس لیے کہ عوام حکومت کے دائرہ میں جب آتے ہیں تو پھر ان کا زور ختم ہو جاتا ہے پھر حکومت جو بھی فیصلہ کرے وہ من و عن قبول کرتے ہیں۔

2۔عدالت پر بوجھ بھی کم ہوتا ہے بڑے بڑے مسائل تو ضرور وگ عدالت سے کرواتے ہیں اگر چھوٹے واقعات کمیٹیوں کے ذریعے حل ہو تو عدالت پر بوج کم ہو گا۔

3۔مقامی روایات کے مطابق مسائل کا پرامن حل نکالا جاتا ہے۔کمیٹی والے چونکہ مقامی ہوتے ہیں اور مقامی رسم ورواج سے باخبر بھی ہوتے ہیں اس لیے وہ مسائل کو عوام کے امنگوں کے موافق حل کرتے ہیں۔

4۔فریقین میں اعتماد اور کمیونٹی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہیں۔جب مقامی عمائدین مسائل حل کرنے میں شامل ہو تو عوام کا ان پر اعتماد پیدا ہوگا اور آپس میں ہم آہنگی پیدا ہو گی اس کے ساتھ معاشرے میں امن وامان اور محبتوں کو فروغ ملے گا۔

نتائج البحث:

اس تحقیقی کام سے بے شمار فائدے نکلتے ہیں۔لوگوں کے درمیان مختلف قسم کے تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔جس کا حل حکومت کے بس میں نہیں ہے۔عوام ان تنازعات کو بغیر کسی دنیاوی لالچ کے ان تینوں کمیٹیوں کے ذریعے حل کر سکتے ہیں۔حکومت تک رسائی ہر ایک کے لیے آسان نہیں۔عدالتوں میں پیسے خرچ ہوتے ہیں وقت ضائع ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس میں ذلت کا سامنا پڑتا ہے جبکہ ان تینوں کمیٹیوں کے ذریعے ہم اپنے مسائل کو اپنے پسند کے لوگوں کے ذریعے حل کرواسکتے ہیں۔اس میں فیصلہ صلح مصالحت سے حل ہوتا ہے جس پر دونوں فریقین کو آئندہ کسی قسم کا اعتراض بھی نہیں ہوتا ہے اور نہ کسی عدالت میں چلنج کر سکتے ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

1.سورہ الحجرات: 10:49

2.سورہ الحجرات: 9:49

3.الترغیب والترہیب، امام حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی، المنذری، (م 656) دارالکتب العلمیہ، کتاب الادب، رقم، 4259

4.فضل قیوم، محرر، ڈی آر سی ضلع باجوڑ، ذاتی انٹرویو، تاریخ 25 جولائی، 2025

5.عبدالحسیب تحصیلدار، چیئرمین ڈی آر سی کمیٹی ضلع باجوڑ، ذاتی انٹرویو، تاریخ 15 جولائی 2025

6.حاجی لعل زادہ، ممبر ڈی آر سی کمیٹی

7. ملک عبدالجبار، ممبر ڈی آر سی

8. فضل قیوم، محرر، ڈی آر سی ضلع باجوڑ، شخصی ملاقات، تاریخ 20 جولائی، 2025

9. مولانا ضیاء الرحمن المتخلص بالضیاء کوثری الباجوڑی، المعروف بصاحب حق کوثری، تحصیل خار ضلع باجوڑ، سن ولادت، 1364ھ، ذاتی انٹرویو، 15 نومبر 2025

10. مولانا احتشام الحق، ذاتی انٹروی، رکن علماء کمیٹی

11. مولانا ضیاء الرحمٰن حوالہ بالہ

12. مفتی جاوید اقبال، کمیٹی ممبر

13. مولانا شبیر احمد بن مولانا ضیاء الرحمٰن الکوثری، ذاتی انٹروی

14. مولانا ضیاء اللہ ناظم مدرسہ، ذاتی انٹروی

15۔ مفتی جاوید اقبال ذاتی انٹروی، 4، 3، 2026

16۔ مجموعۃ الرسائل حصہ اول، ناشر الجامعہ اسلامیہ، سن اشاعت 1445ھ، 2024، ص 29

17۔ مولانا ضیاء اللہ، رکن کمیٹی، ذاتی انٹروی

18۔ عبدالسلام، محرر تھانہ پولیس لوئی سم ضلع باجوڑ۔ ذاتی انٹرویو، تاریخ 21 دسمبر، 2025

19. رشید احمد ایس ایچ او ضلع باجوڑ، ذاتی انٹروی، تاریخ 8، دسمبر، 2025

20. حاجی شیر زمین، Station House Officer، ضلع باجوڑ لوئی سم، ذاتی انٹرویو، تاریخ 10 دسمبر، 2025